چلوسک ملوسک
اور عمرو عیار
WWW.PAKSOCIETY.COM

ناشران ـــــ سرف قریشی
ـــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــ محمد یونس
طابع ـــــ ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ـــــ ۷/- روپے

چلوسک ملوسک کا جہاز انتہائی تیز رفتاری سے چمکدار سیارے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ ان دونوں کی نظریں جہاز کی سکرین پر لمحہ بہ لمحہ بڑے ہوتے ہوتے سیارے پر جمی ہوئی تھیں جوں جوں جہاز سیارے کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا ویسے ہی سیارہ کا حجم بڑھتا چلا جا رہا تھا اور اس کی چمک بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ اس سیارے کی اپنے محور کے گرد گھومنے کی رفتار انتہائی سست تھی وہ اس طرح گھوم رہا تھا جیسے اب وہ گھومتے گھومتے تھک گیا ہو۔

اور کسی بھی لمحے گھومتے سے انکار کردیگا۔
"یہ سیارہ شیشے کا بنا ہوا تو نہیں" ملوسک نے اس کی چمکدار سطح کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"اسکی چمک سے تو یہی محسوس ہوتا ہے۔" چلوسک نے بھی سکرین پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"سیارے پر ہمیں دھوپ والی عینکیں لگانی پڑیں گی ورنہ اتنی تیز چمک کہیں ہمیں اندھا نہ کر دے۔" ملوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"ہاں یقیناً ابھی ہم اس سے دو گھنٹے کے فاصلے پر ہیں اور اس کی چمک اتنی تیز ہے کہ اسے براہ راست نہیں دیکھا جا رہا سکرین پر بھی اس کی چمک خاصی تیز محسوس ہو رہی ہے تو اس کے اندر روشنی کا نجانے کیا حال ہوگا" چلوسک نے جواب دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور جہاز کی پچھلی طرف چلا گیا جہاز کی دم کی طرف ایک خفیہ خانہ کھول کر اس نے اس میں سے دو دھوپ والی عینکیں نکال لیں ان عینکوں کی سائیڈوں پر

چھوٹے چھوٹے ٹیپ لگے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک سرنج اور ایک سبز رنگ کے سیال سے بھری ہوئی بوتل نکالی اس میں سے اس نے ایک سرنج بھر کر پہلے اپنے بازو میں ایک ٹیکہ لگایا اور پھر دوسری سرنج بھر کر اس نے ملوسک کے بازو میں ٹیکہ لگادیا پھر سرنج اور سیال کی بوتل واپس خانے میں رکھ کر خانہ بند کر دیا اور دوبارہ اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔
"یہ کس بات کا ٹیکہ تھا" ملوسک نے پوچھا
"اس ٹیکہ کے لگانے کے بعد اب ہمارے جسموں پر کسی زہریلی چیز کا اثر نہیں ہوگا ہمارے اعصاب اتنے سخت اور مضبوط ہو گئے ہیں کہ کوئی تیز دھار آلہ ہمیں ضرب نہیں پہنچا سکتا۔ حتیٰ کہ اب ہمارے جسموں میں باریک سوئی بھی داخل نہیں ہو سکتی" چلوسک نے اسے تفصیل سے ٹیکہ کے متعلق بتلا دیا۔
"واہ واہ پھر تو مزہ آگیا" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"مگر اس کا اثر کتنی دیر تک رہے گا"
اچانک ایک خیال سے ملوسک نے پوچھا۔

"تقریباً دس سال" چلوسک نے جواب دیا۔

"اور یہ عینک پر پیچ کس لئے ہیں" ملوسک نے عینک پہنتے ہوئے پوچھا۔

"یہ پیچ شیشے کے رنگ کو گہرا یا ہلکا کرنے کے لئے ہیں جوں جوں اس پیچ کو گھمائے جاؤ گے شیشے کا رنگ گہرا سبز ہوتا جائے گا اس طرح تیز روشنی بھی آنکھوں پر اثر نہیں کر سکے گی" ملوسک نے اسے بتلایا۔

"کمال ہے تمہیں ان عینکوں اور ٹیکے کے متعلق کیسے معلوم ہوا۔" ملوسک نے پیچ گھماتے ہوئے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی کی نوٹ بک سے۔" چلوسک نے مختصر سا جواب دیا۔

"ونڈرفل" ملوسک نے خوشی سے نعرہ لگایا ڈیڈی واقعی عظیم شخصیت تھے۔

"ہاں ملوسک ڈیڈی واقعی عظیم شخصیت تھے" چلوسک نے غمگین لہجے میں کہا۔ ڈیڈی کی یاد

اسے بری طرح تڑپا دیا تھا۔

"اب میں آسانی سے اس سیارے کو دیکھ سکتا ہوں" ملوسک نے عینک پہن کر چمکدار سیارے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے اس سیارے کے اندر یہ سرخ رنگ کے دھبے کیسے نظر آرہے ہیں" چلوسک نے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں یہ دھبے مجھے بھی نظر آرہے ہیں یہ تو بہت بڑے بڑے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے بڑے بڑے سمندر ہوں" ملوسک نے جواب دیا۔

"اچھا اب آدھے گھنٹے تک ہم سیارے کی حدود میں داخل ہو جائیں گے پھر معلوم ہو جائے گا کہ یہ دھبے کیسے ہیں" چلوسک نے رفتار کی سوئی پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں خاموشی سے سیارے کو دیکھتے رہے جو لمحہ بہ لمحہ ان کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا۔ سیارے کے بالکل نزدیک پہنچ کر انہیں عینکوں کے شیشوں کے رنگ اور گہرے

کرنے پڑے کیونکہ چمک بے حد تیز ہوگئی چند لمحوں
بعد جہاز کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اسکی رفتار
پہلے سے زیادہ تیز ہوگئی۔

"ہم سیارے کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں
سیارے کی کشش کی وجہ سے جہاز کی رفتار
خودبخود بڑھ گئی ہے" چلوسک نے ملوسک کو
بتلایا۔

"ہوں" ملوسک نے کہا وہ بغور سیارے کی فضا
کو دیکھ رہا تھا چند ہی لمحوں بعد انہیں محسوس
ہوا کہ سیارے کی چمک ختم ہوتی جا رہی ہے
انہوں نے تیزی سے شیشوں کے رنگ ہلکے کرنے
شروع کر دیئے اور آخر انہیں عینکیں اتارنی پڑیں
تیز چمک صرف سیارے کی اوپر والی سطح تک
ہی محدود تھی۔ اندر ماحول میں چمک نہیں تھی

آہستہ آہستہ وہ سیارے کے مرکز کے قریب
ہوتے چلے گئے اور پھر انہیں دور سے بڑے
بڑے سمندر، پہاڑ اور پھر زیادہ نزدیک جاکر
جنگل تک نظر آنے لگے۔

ارے یہ تو ہم کرۂ ارض پر پہنچ گئے ہیں

وہی ماحول وہی زمین وہی پہاڑ وہی سمندر اور
جنگل یہ تو اصل والی زمین ہے" ملوسک کا لہجہ
حیرت سے بھرپور تھا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے زمین تو اس طرف
ہے ہی نہیں بلکہ کائنات کے نقشے کے مطابق
اس کے بالکل برعکس سمت میں ہے اور دوسری بات
یہ کہ زمین کی سطح اتنی چمکدار نہیں ہے جتنی
اس سیارے کی ہے مگر یہاں کا ماحول تو بالکل
زمین کی طرح ہے" چلوسک بھی پریشان ہوگیا۔
اس نے جہاز کی رفتار کو کنٹرول کیا کیونکہ اس
کی رفتار بے حد تیز ہو گئی تھی اور اگر یہی
رہتی تو جہاز زمین سے ٹکرا جاتا۔

جہاز کی رفتار کو کنٹرول کرکے وہ آہستہ
آہستہ فضا میں اڑتے رہے اور پھر انہوں نے
ایک بہت بڑے جنگل کے کنارے جہاز کو
اتار دیا یہ جنگل چیڑ کے درختوں کا تھا اور
خوبصورت لگ رہا تھا۔

جہاز کو جنگل کے کنارے اتار کر وہ باہر
نکل آئے باہر نکلتے ہی انہیں وہی سوندھی

سوندھی خوشبو محسوس ہونے لگی جیسی کہ جنگل
سے آتی تھی ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی سامنے
گھاس کا وسیع میدان تھا۔ اس کی دوسری
طرف ایک چھوٹی پہاڑی نظر آرہی تھی آسمان
پر سفید رنگ کے بادل تیر رہے تھے جنگل
سے پرندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"بالکل کرہ ارض یہ یقیناً کرہ ارض ہے۔ کوئی
چیز بھی مختلف نہیں" ملوسک نے اِدھر اُدھر
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب تو مجھے بھی یہی احساس ہورہا
ہے کہ ہم کرہ ارض پہ آگئے ہیں مگر سائنسی
طور پر میں جانتا ہوں کہ یہ کرہ ارض نہیں
ہے بلکہ کوئی اور سیارہ ہے مگر ہے بالکل
کرہ ارض کی مانند" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ اچانک
انہیں پہاڑی کی طرف سے ایک آدمی آتا
دکھائی دیا اس نے سر پہ پگڑی باندھی
ہوئی تھی اور جسم پہ ایک لمبا سا چوغا پیروں
میں شاہی جوتے تھے گلے میں بڑے بڑے

موتیوں کا ہار تھا وہ کسی مسخرے کی طرح
اچھلتا کودتا اور ناچتا گاتا آرہا تھا اس کی
بغل میں ایک سیاہ رنگ کا تھیلا تھا۔

"یہ تو کوئی شاہی مسخرہ معلوم ہوتا ہے"
ملوسک نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے چلو اس
سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کون سا
سیارہ ہے" چلوسک نے کہا۔ اسی لمحے اس
مسخرے نما شخص نے بھی انہیں دیکھ لیا اور
وہ ایک لمحے کیلئے وہیں ٹھٹھک کر رک گیا
جیسے انہیں دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کر
رہا ہو پھر وہ تیزی سے ان کی طرف
بڑھنے لگا قریب آکر وہ حیرت سے ان کے
جہاز کو دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت
کے شدید تاثرات تھے۔

"کون ہو تم" اس نے پہلی بار زبان کھولی

"ارے یہ تو وہی زبان بول رہا ہے جو
ہمارے ڈیڈی کے پاس آنے والا ایک عربی
بولتا تھا یہ شاید عربی زبان ہے" چلوسک نے

جواب دیا۔ چونکہ وہ عربی زبان نہیں سمجھتے تھے اس لئے ان دونوں نے کانوں میں پہنے ہوئے ٹاکیں پہ انگلیاں پھیریں اب وہ ایک دوسرے کی خیالات آسانی سے سمجھ سکتے تھے۔

"یہ کون سا سیارہ ہے کیا یہ کرۂ ارض ہے" چلوسک نے پوچھا۔

"ہاں کرۂ ارض ہے اور کون سا ہو سکتا ہے تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو" آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ یہ کرۂ ارض ہے مگر تم مانتے ہی نہ تھے" ملوسک نے بھائی سے فخریہ لہجے میں کہا۔

"کمال ہے میں کیسے مان لوں" چلوسک نے الجھتے ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو اور یہ تمہارے پیچھے کس چیز کا انڈہ ہے اتنا بڑا انڈہ تو ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا کیا تم اس انڈے سے نکلے ہو؟" آنے والے نے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

"یہ انڈہ نہیں خلائی جہاز ہے اور ہم دونوں بھائی ہیں میرا نام چلوسک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ہے اس کا نام ملوسک ہے تم کون ہو۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں نے تمہاری تصویر دیکھی ہے"۔ چلوسک نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یقیناً دیکھی ہوگی میں مشہور زمانہ عمروعیار ہوں برق ناگہاں عیار دوراں عمروعیار" آنے والے نے انتہائی فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

عمروعیار کا نام سن کر وہ دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔

"ارے تم عمروعیار ہو۔ وہی عمروعیار جو امیر حمزہ کے لشکر کا مسخرہ تھا جس نے اپنی عیاری سے جادوگروں کے ناک میں دم کر دیا تھا" ان دونوں نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے حقیر چلوسکو ملوسکو خبردار جو تم نے مجھے مسخرہ کہا اور پھر تم مجھے تھا کیوں کہہ رہے ہو میں تو موجود ہوں اور میں مسخرہ نہیں

بکہ صاحب قِراں امیر حمزہ کا ایک سردار ہوں" عمروعیار نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صاحب قِراں امیر حمزہ کا سردار مگر وہ تو بہت پرانے زمانے کی بات ہے۔ ہم نے تو بچپن میں تمہاری کہانیاں پڑھی تھیں۔ کہانیوں کے سرورق پہ تمہاری تصویر بھی چھپی ہوئی تھی" ملوسک نے حیران ہوتے ہوتے کہا۔ اسی لئے تو ہم کہہ رہے تھے کہ تمہاری شکل جانی پہچانی ہے۔

"تم کہیں پاگل تو نہیں۔ میں موجود ہوں پہاڑی کی پچھلی طرف امیر حمزہ کا لشکر موجود ہے اس جنگل کی دوسری طرف جادوگروں کا علاقہ ہے ہمارے درمیان جنگ جاری ہے اور تم پرانے زمانے کی باتیں کر رہے ہو۔ یا تو تم پاگل ہو یا پھر کوئی بڑے عیار جادوگر ہو" عمروعیار نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں بھی الجھن کے تاثرات تھے۔

"ہم پاگل نہیں ہم نے خود تمہاری کہانیاں پڑھی ہیں تمہاری عیاریاں تمہاری چالاکیاں سب کچھ ہم نے پڑھا ہے ہم بےحد دلچسپی سے تمہاری چالاکیاں

پڑھا کرتے تھے۔ اور خوب ہنستے تھے" چلوسک نے جواب دیا۔

"یا اللہ واقعی یہ دو بچے مجھے پاگل بنادیں گے۔ غضب خدا کا میں زندہ سلامت موجود ہوں اور یہ مجھے مردہ بنا کر مدتوں پہلے میرے کہانیاں بھی پڑھ چکے ہیں تم مجھ سے بھی بڑے عیار لگتے ہو مگر ہیں۔ یہ میں کیا کہہ گیا۔ سب سے بڑا عیار تو میں ہوں تم تو ابھی بچے ہو مگر نہیں مجھے تم جادوگر لگتے ہو۔ عمروعیار نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے پھرتی سے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے سیاہ رنگ کا ریشمی جال ان پر آپڑا۔ اور وہ اس جال میں اس بری طرح جکڑے گئے کہ ہاتھ پیر بھی نہیں ہلا سکتے تھے۔

"دیکھا کیسے باتوں میں لگا کر میں نے تم پر سلیمانی جال پھینک دیا ہے۔ ہاہا، اب میں تمہیں گھسیٹتا ہوا امیر حمزہ کے پاس لے جاؤں گا اور وہ اپنے ہاتھوں سے تمہاری گردنیں کاٹیں

گئے۔" عمروعیار نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہم سچ کہہ رہے ہیں ہمیں چھوڑ دو ہم جادوگر نہیں ہیں۔" چلوسک ملوسک دونوں نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہوں مجھے پاگل بنا رہے تھے عمروعیار کو جو عیار زماں ہے ارے ہاں اس انڈے کو بھی تو ساتھ لے جاؤں امیرحمزہ اسکو دیکھ کر یقیناً خوش ہونگے" عمروعیار نے کہا اور پھر وہ جال کا سرا چھوڑ کر جہاز کی طرف بڑھ گیا اس نے تھیلا بغل سے اتارا اور پھر وہ جہاز کے قریب پہنچکر رک گیا اس نے ایک بار گھوم پھر کر جہاز کو چاروں طرف سے دیکھا اور پھر اس نے تھیلے کا منہ کھول کر اسے جہاز کے ساتھ لگاتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ کہا چلوسک ملوسک جال میں جکڑے ہوئے دیکھ رہے تھے اس وقت ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ جب انہوں نے اس تھیلے کو تیزی سے بڑا ہوتا دیکھا تھوڑی دیر بعد جہاز تھیلے کے اندر غائب

ہو چکا تھا اور چند لمحے بعد تھیلا دوبارہ چھوٹا ہوگیا۔ اتنا بڑا جہاز اس تھیلے کے اندر غائب ہو گیا تھا عمروعیار نے تھیلا دوبارہ کندھے سے لٹکا لیا اور چلوسک ملوسک کی حیرت سے سٹی گم ہوگئی۔

"ارے ہمارا جہاز کہاں گیا۔" ان دونوں کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"میری زنبیل میں ہے تمہارا انڈہ" عمروعیار نے اس تھیلے کو تھپکتے ہوئے کہا۔

"زنبیل تو یہ ہے عمروعیار تمہاری زنبیل" ان دونوں نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس چھوٹے سے سیاہ رنگ کے تھیلے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس زنبیل کے متعلق وہ کہانیوں میں پڑھ چکے تھے اس زنبیل میں تو ہاتھی تو ایک طرف شہر کے شہر گم ہو جاتے تھے بیچارے جہاز کی کیا ساط۔ جہاز کو زنبیل میں ڈال کر عمروعیار نے جال گھسیٹنا شروع کر دیا۔

"سنو عمروعیار ہمیں چھوڑ دو ہم خود تمہارے سردار کے پاس چلنے کو تیار ہیں۔" چلوسک

نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا مگر عمرو عیار
سنی ان سنی کرتے ہوئے آگے بڑھتا رہا
وہ انہیں گھسیٹتا بھی جاتا تھا اور گاتا بھی جاتا
تھا۔

میں عمرو عیار ہوں، برق ناگہاں عیارِ زماں۔

امیر حمزہ کی فوج واقعی پہاڑی کے دوسری
طرف موجود تھی۔ ہر طرف خیمے ہی خیمے تھے
جیسے ہی عمرو عیار انہیں گھسیٹتا ہوا وہاں پہنچا لشکر
کے سپاہی ان کے گرد اکٹھے ہوگئے۔

"کون ہیں یہ" ان میں سے کسی نے چلوسک
ملوسک کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"یہ بڑے عیار جادوگر ہیں چلوسک جادوگر اور
ملوسک جادوگر یہ مجھ سے عیاری کر رہے تھے
مگر عمرو عیار سے کون جیت سکتا ہے میں انہیں
قید کرکے لے آیا ہوں" عمرو عیار نے فخریہ بتہ

میں تفصیل سے سپاہیوں کو بتلاتے ہوئے کہا۔
اور سپاہی ان دونوں کو حیرت سے دیکھتے رہے
خاص طور پر وہ ان کے لباس اور جوتوں
کو انتہائی حیرت سے دیکھ رہے تھے جیسے انہوں
نے یہ لباس اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہو
چونکہ ملوسک دونوں کوٹ اور پتلونوں میں ملبوس
تھے گلے میں ٹائیاں باندھی ہوئی تھیں پیروں میں
انہوں نے بوٹ پہن رکھے تھے جبکہ سپاہیوں
نے بڑے بڑے چغے پہن رکھے تھے۔

عمروعیار ان دونوں کو گھسیٹتا ہوا خیموں کے
درمیان چلتا رہا۔ پھر خیموں کے درمیان میں
ایک بہت بڑے ریشمی خیمے کے سامنے جاکر رک
گیا خیمے کے باہر خونخوار شکلوں والے دس بارہ
دربان ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے۔

"سردار اعظم کو اطلاع کرو کہ عمروعیار دو
جادوگروں کو قید کر کے لے آیا ہے" عمروعیار
نے ایک دربان سے مخاطب ہوکر کہا۔ اس کا
لہجہ بے حد فخریہ تھا۔

دربان نے مودبانہ انداز میں سر جھکایا اور

خیمے کا پردہ اٹھا کر اندر غائب ہوگیا
پھر چند لمحوں بعد وہ باہر نکلا اور اس نے
بڑے مودبانہ انداز میں عمروعیار سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"سردار اعظم نے بازیابی کی اجازت دیدی ہے"

"پھر پردہ ہٹاؤ" عمروعیار نے اکڑ کر کہا۔

دربان نے خیمے کا پردہ ہٹایا اور عمروعیار انہیں
گھسیٹتا ہوا اندر داخل ہوگیا۔

یہ ایک بہت بڑا خیمہ تھا جس میں ہر
طرف قالین بچھے ہوئے تھے سامنے قالین پر
رکھی ہوئی سونے کی ایک بڑی چوکی پر ایک
انتہائی باوقار خوبصورت عربی بیٹھا تھا اس نے
ریشمی چغہ پہنا ہوا تھا۔ کمر پر میں ایک تلوار
لٹکی ہوئی تھی۔ سر پہ موتیوں کڑھی ہوئی جھالر
نما ٹوپی تھی وہ قد بت سے پورا دیو
لگ رہا تھا مگر اس کے چہرے پر جاہ و
جلال کے ساتھ ساتھ نرمی بھی موجود تھی
اس کی سیاہ ڈاڑھی اس کے چہرے پر بڑی
بھلی لگ رہی تھی اس کے دونوں طرف

چار بوڑھے آدمی بڑے مؤدب انداز میں بیٹھے تھے جبکہ خیمے کی دیواروں کے ساتھ ساتھ سپاہی ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ عمروعیار نے ان دونوں کو گھسیٹ کر اس سردار کے سامنے پھینکا اور خود جھک کر سلام کرنے لگا۔

"یہ کون ہیں عمروعیار" سردار اعظم نے بڑے باوقار لہجے میں ان دونوں کو حیرت بھرے انداز میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جادوگر ہیں سردار اعظم اور میں انہیں جنگل کے پاس سے گرفتار کرکے لے آیا ہوں انعام کا حقدار ہوں" عمروعیار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

سردار نے قریب موجود بوڑھے کو ہاتھ سے اشارہ کیا اور اس نے پشت کی طرف ہاتھ کرکے ایک تھیلی اٹھائی اور عمروعیار کی طرف پھینک دی عمروعیار نے تھیلی یوں جھپٹی جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے اور پھر اس نے تھیلی پھرتی سے اپنی زنبیل میں ڈال دی۔ اور جھک کر سلام کرنے لگا۔

"سردار اعظم میں انہیں اس لئے لے آیا ہوں تاکہ آپ اپنے ہاتھوں سے قتل کردیں ورنہ تو میں خود انہیں وہیں ختم کر دیتا اور ان کے سر آپ کی خدمت میں پیش کردیتا" عمروعیار نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کیا تم جادوگر ہو۔ اور یہ تم نے کیسا لباس پہن رکھا ہے
اس سے پہلے تو ہم نے کسی جادوگر کو ایسا لباس پہنے ہوئے نہیں دیکھا" سردار اعظم نے عمروعیار کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے براہ راست چلوسک ملوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"جناب یہ عمروعیار ہمیں خواہ مخواہ گرفتار کرکے لے آیا ہے ہم جادوگر ہرگز نہیں ہیں ہم تو چلوسک ملوسک دو بھائی ہیں اور اپنے خلائی جہاز میں یہاں پہنچے ہیں" چلوسک نے جواب دیا

"یہ عیاری کر رہے ہیں سردار اعظم" عمروعیار بیچ میں بول پڑا۔

"تم چپ رہو" سردار اعظم نے اسے جھڑک دیا اور وہ بھیگی بلی کی طرح خاموش ہوگیا۔

خلائی جہاز کیا مطلب ہم سمجھے نہیں اور
دیکھو جو بات سچ سچ ہو ہمیں بتلادو ہمیں
جھوٹ سے نفرت ہے۔" سردار اعظم نے تلخ
لہجے میں کہا۔

"سردار اعظم آپ یقین کریں یا نہ کریں
لیکن ہم سچ کہیں گے ہم افریقہ کے قریب
رہتے تھے ہمارا ڈیڈی پوشاکا بہت بڑا سائنسدان
تھا اس نے ایک خلائی جہاز تیار کیا تھا
تاکہ وہ اس کے ذریعے کرہ ارض کے علاوہ دوسری
دنیاؤں کی سیر کرسکے۔ ہم دونوں بھائی چوری
چھپے یہ جہاز لے کر چاند کی سیر کے لئے گئے
مگر وہاں مختلف سیاروں میں گھومتے رہے اور
اس بار اس سیارے میں آگئے یہ سیارہ بالکل
کرہ ارض کی طرح ہے ابھی خلائی جہاز سے
باہر نکلے ہی تھے کہ یہ صاحب وہاں آگئے
ان کی شکل جانی پہچانی تھی انہوں نے بتلایا
کہ یہ عمروعیار ہیں۔ ہم بے حد حیران ہوئے کیونکہ
عمروعیار تو کرہ ارض پہ بہت پرانے زمانے میں
گذرا ہے امیر حمزہ عمروعیار اور ان کی جادوگروں

کے ساتھ لڑائی کی کہانیاں ہم نے کتابوں میں
پڑھی تھی اس آدمی نے ہمیں اس جال میں
جکڑ لیا ہمارا خلائی جہاز اپنے تھیلے میں ڈال
لیا۔ اور ہمیں گھسیٹتا ہوا آپ کے پاس لے
آیا ہے۔ بس یہ ہے اصل کہانی نہ ہم
جادوگر ہیں اور نہ ہمارا جادوگروں سے کوئی تعلق
ہے۔" چلوسک نے مختصر طور پہ اپنے حالات
بتلاتے ہوئے کہا۔

"جھوٹ لغو بکواس یہ واقعی جادوگر ہیں" خیموں
میں بیٹھے ہوئے بوڑھوں نے بیک زبان ہو کر
کہا۔ مگر سردار اعظم خاموش رہا وہ کچھ سوچ
رہا تھا پھر اس نے چلوسک سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہم تمہاری باتوں
پہ کیسے یقین کرلیں یہ واقعی خواجہ عمروعیار ہے
اور ہم امیر حمزہ ہیں۔ ہمارا لشکر یہاں جادوگر
سے لڑنے کے لئے آیا ہے اور تم کہہ
رہے ہو کہ یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں
اور تم نے کتابوں میں پڑھا تھا پھر دوسرے

سیاروں کی سیر تو جادوگر ہی کر سکتے ہیں۔"
"میں نے جو کچھ کہا ہے بالکل سچ کہا ہے
اب آپ کی مرضی آپ یقین کریں یا نہ
کریں" چلوسک نے بے بس ہوتے ہوئے کہا۔ واقعی
وہ ایسی بات کہہ رہا تھا جو یقین کے قابل
نہیں تھی مگر اسے معلوم تھا کہ وہ سچ
کہہ رہا ہے۔

"وہ خلائی جہاز کہاں ہے" سردار نے عمرو عیار
سے پوچھا۔

"وہ جادو کا بڑا انڈہ میری زنبیل میں ہے
حضور والا۔ عمرو عیار نے جواب دیا۔

"ہمیں دکھاؤ" سردار نے حکم دیا۔

"وہ حضور والا اس خیمے سے بڑا ہے اسے
دیکھنے کے لئے آپ باہر تشریف لے آئیں" عمرو عیار
نے کہا۔

"ہمیں اس جال سے رہا کیجئے ہم آپکو خود
اس جہاز کی سیر کرائیں گے یقین کریں ہم
آپ کے دشمن نہیں دوست ہیں" چلوسک نے
منت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تک ہمیں تمہاری باتوں کا یقین نہ
ہو ہم تمہیں کیسے سلیمانی جال سے رہا کر سکتے
ہیں تم ہمیں یقین دلاؤ کہ تم جادوگر نہیں ہو"
امیر حمزہ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کو کیسے یقین آسکتا ہے۔" چلوسک
نے پوچھا۔

"تم سامری جادوگر کی قسم کھا کر کہو کہ تم
جادوگر نہیں ہو اور اگر جادوگر ہو تو تمہارا
جادو ختم ہو جائے" ایک بوڑھے نے پہلی بار
ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سامری جادوگر کی قسم کھا کر کہتے ہیں
کہ ہم جادوگر نہیں ہیں اور اگر ہیں تو ہمارا
جادو ختم ہو جائے۔" چلوسک نے فوراً قسم
کھا لی۔

"یہ دوسرا بھی قسم کھائے۔" بوڑھے نے ملوسک
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ملوسک
نے بھی وہی فقرے دہرا دیئے۔

"سردار اعظم ان کی باتیں حیران کن ضرور ہیں
مگر یہ جادوگر نہیں ہیں کیونکہ یہ اگر جادوگر

ہوتے تو کم سے کم سامری جادوگر کی ٹر
اٹھانے پر کبھی تیار نہ ہوتے۔" بوڑھے نے
امیر حمزہ سے مخاطب ہوکر کہا۔
"مگر جو باتیں یہ کر رہے ہیں ہم ان پر
کیسے یقین کر لیں یہ تو بڑی حیرت انگیز باتیں
کر رہے ہیں"۔ امیر حمزہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
"کیا آپ کے درمیان بلاکس کے مقام پر
جنگ ہو چکی ہے جس میں جادوگروں کو شکست
ہوئی تھی اور افراسیاب جادوگر مارا گیا تھا اور
تمام جادوگروں نے جادو سے توبہ کرکے آپ
کی سرداری قبول کر لی تھی"۔ چلوسک نے کچھ
سوچتے ہوتے کہا۔
"نہیں ایسا نہیں ہوا۔ بلاکس کا مقام تو جادوگروں
کا مقدس مقام ہے اور افراسیاب جادوگر ابھی
زندہ ہے"۔ امیر حمزہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"تو جناب ہم اس جنگ کا حال پہلے ہی
کتاب میں پڑھ چکے ہیں اس میں آپ زخمی
بھی ہوتے تھے۔ اور خواجہ عمرو عیار آپ کو
زنبیل میں ڈال کر بچاکر لے آیا تھا"۔ چلوسک

نے کتاب کی کہانی یاد کرتے ہوئے کہا۔
"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ سردار اعظم
کو کون زخمی کر سکتا ہے ان کے پاس
ذوالفقار ہے اس کی موجودگی میں کسی کی جرأت
ہے کہ انہیں زخمی کر سکے"۔ ایک بوڑھے نے
انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیا۔
"ہاں جناب مجھے یاد آگیا ذوالفقار جو آپ
کی مقدس تلوار تھی چوری ہوگئی تھی آپ کا
ایک سردار جس کا نام ٹھہریئے مجھے یاد کرنے
دیجئے ہاں جس کا نام سعد تھا وہ
جادوگروں سے مل گیا تھا اس نے وہ تلوار
چوری کر لی تھی"۔ چلوسک نے کہا۔
"بکواس بند کرو تم خواہ مخواہ ہمیں پریشان کر
رہے ہو۔ سعد تو یہ بیٹھا ہے۔ یہ ہمارا
خاص آدمی ہے یہ بھلا جادوگروں سے کیسے
مل سکتا ہے تم واقعی بے حد عیار جادوگر ہو
اب ہمیں یقین آگیا ہے"۔ امیر حمزہ نے شدید غصے
کے عالم میں کہا۔
"جناب ہماری بات کا یقین کریں اللہ تعالیٰ کی

قسم ہم سچ کہہ رہے ہیں ہم یہ سب
باتیں کہانیوں میں پڑھ چکے ہیں ورنہ ہمیں کیا
معلوم کہ سعد کون ہے اور جادوگر کون ہیں
اور آپ کی تلوار کا کیا نام ہے" چلوسک نے
جواب دیا وہ درحقیقت عجیب چکر میں پھنس
گیا تھا اسکی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کس طرح
امیر حمزہ کو اپنی بات کا یقین دلائے۔

"اوہ تم اللہ کی قسم کھا رہے ہو۔ تم
جادوگر نہیں ہو سکتے۔ جادوگر کبھی اللہ کی قسم
نہیں کھاتے مگر ادھر تم باتیں ایسی کر رہے
ہو جس سے تمہارے جادوگر ہونے کا یقین ہوتا
ہے۔ تم نے ہمیں الجھا دیا ہے" امیر حمزہ
نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"حضور یہ بےحد عیار جادوگر لگتے ہیں آپ
ان کے سر قلم کرکے ان سے جان چھڑوائیں"
عمروعیار نے امیرحمزہ کو مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بےگناہ ہمارے
ہاتھوں مارا جائے۔ اگر ہمیں یقین ہو جائے کہ
یہ جادوگر ہیں تو ہم انہیں فوراً قتل کردیں"

امیر حمزہ نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔
"آپ ہمیں اس جال سے رہا کریں۔ ہم
آپکو اپنے جہاز کی سیر کراتے ہیں آپ کو
خودبخود یقین آجائیگا کہ ہم سچ کہہ رہے ہیں"
چلوسک نے انہیں یقین دلانے کی کوشش کرتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی کرتے ہیں دیکھا جائے گا"
امیر حمزہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور انہوں نے
عمروعیار کو جال ہٹانے کا حکم دیا۔ عمروعیار نے
قدرے جھجکتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ
کر جال کو کھینچا اور دوسرے لمحے وہ دونوں
آزاد ہوگئے۔ عمروعیار نے جال لپیٹ کر دوبارہ
زنبیل میں ڈالدیا۔

جال سے آزاد ہوتے ہی وہ دونوں اٹھے
اور پھر انہوں نے امیرحمزہ کے سامنے جھک کر
انہیں سلام کرتے ہوئے انکا شکریہ ادا کیا۔

"یقین کریں جناب کہ ہم آپ کے دوست
ہیں دشمن نہیں ہمارے پاس سائنس کا علم ہے
ہم جادوگروں کے خلاف جنگ میں آپ کی مدد

کر سکتے ہیں۔" چلوسک نے کہا۔
"تم ہمیں وہ جہاز دکھلاؤ" امیر حمزہ نے الج
ہوئے لہجے میں کہا۔
"چلیئے" چلوسک نے کہا اور پھر وہ سب خی
سے نکل کر ایک کھلے میدان میں آگئے۔
سردار امیر حمزہ کو باہر آتے دیکھ کر تمام سپاہ
بھی وہاں اکٹھے ہوگئے میدان میں پہنچکر عمرو عیا
نے زنبیل کندھے سے اتاری اور اسے زمین پر
ڈال کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا زنبیل بڑی
ہوتی گئی پھر اس میں سے جہاز برآمد ہوا
اور زنبیل دوبارہ چھوٹی ہوگئی عمرو عیار نے زنبیل
واپس اٹھالی اب میدان میں ان کا جہاز کھڑا
تھا اور امیر حمزہ سمیت سب سپاہی اور سردار
انتہائی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔
"یہ کیا چیز ہے" امیر حمزہ نے اس کے چاروں
طرف گھوم کر دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہ خلائی جہاز ہے جناب والا جسکے ذریعے
ہم کائنات کے مختلف سیاروں میں گھومتے رہتے
ہیں" چلوسک نے جواب دیا۔

"کیا یہ جادو کی کوئی چیز ہے" امیر حمزہ
نے پوچھا۔
"نہیں جناب یہ تو سائنس کی ایجاد ہے" چلوسک
نے جواب دیا۔
"سائنس وہ کیا چیز ہوتی ہے"۔ امیر حمزہ
نے پوچھا۔
"سائنس ایک علم ہے جناب جس سے نئی نئی
چیزیں بنائی جاتی ہیں" چلوسک نے انہیں سمجھاتے
ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جہاز کی مخصوص جگہ
پہ دباؤ ڈال کر اسکا دروازہ کھول دیا دروازہ
کھلتے ہی سیڑھیاں باہر نکل آئیں اور امیر حمزہ
سمیت باقی سب لوگ چونک کر دو قدم پیچھے
ہٹ گئے۔
"یہ جادو ہے یہ جادو ہے یہ جادوگر ہیں"
عمرو عیار چیخ پڑا۔
"یہ جادو نہیں ہے سائنس ہے" چلوسک نے
اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔
"آئیے جناب اندر آجائیے اور یہ دیکھئے کہ یہ
جادو ہے یا سائنس ہے" چلوسک نے امیر حمزہ

کو اندر آنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں سردار آپ اندر نہ جائیں یہ آپ کو جادو کے انڈے میں بند کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سب عیاری ہے حضور" ایک بوڑھے نے امیرحمزہ سے مخاطب ہوکر کہا۔
"جناب میرا چھوٹا بھائی باہر ہے آپ اندر آجائیں اگر آپ کو کچھ ہوا تو سرداروں کو اجازت ہے کہ وہ میرے چھوٹے بھائی کو قتل کردیں اس سے زیادہ میں اور کوئی ضمانت نہیں دے سکتا۔" چلوسک نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ہم اس حیرت انگیز چیز کو ضرور دیکھیں گے تم اس کے بھائی کا خیال رکھو اگر یہ ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے تو اسے فوراً قتل کر دینا۔" امیرحمزہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ انہوں نے کمر میں لٹکی ہوئی تلوار نیام سے کھینچ کر ہاتھ میں پکڑی اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے جہاز میں داخل ہوگئے۔
جہاز کے اندر آکر حیرت کی شدت سے انکی آنکھیں پھٹ گیئں۔ چلوسک نے انہیں ایک سیٹ

پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور انہیں مختلف چیزوں کے بارے میں سمجھانے لگا۔
"یہ حیرت انگیز چیز ہے مگر یہ کس کام آتا ہے" امیرحمزہ نے حیران ہوکر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"جناب یہ اڑنے کے کام آتا ہے میں آپ کو اس کی سیر کرا سکتا ہوں مگر جناب پہلے آپ اپنے سرداروں کو کم سے کم آدھے گھنٹے کے لئے کہہ آئیں کہ اگر آپ آدھے گھنٹے تک واپس نہ آئیں تو وہ بےشک میرے بھائی کو قتل کردیں" چلوسک نے کہا۔
"ٹھیک ہے" امیرحمزہ کو اب شوق ہوگیا تھا اس لئے وہ سیڑھیاں اتر کر باہر نکلے انہوں نے اپنے سرداروں کو کہا کہ وہ اس انڈے میں بیٹھ کر آسمان پر اڑنا چاہتے ہیں اگر وہ آدھے گھنٹے تک واپس نہ آئیں تو اس کے بھائی کو قتل کر دینا۔" انہوں نے باہر نکل کر اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔
"سردار کم سے کم ایک سپاہی کو ساتھ لے

جائیں" ایک بوڑھے نے حفاظت کے طور پر کہا۔
"نہیں سردار یہ عیار ہیں آپ مجھے لے چلیں تاکہ میں ان کی عیاری کا توڑ کر سکوں"۔ عمروعیار نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے تم آجاؤ" امیرحمزہ نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اندر آگئے عمروعیار کی آنکھیں بھی جہاز کی مشینری دیکھ کر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔
چلوسک نے امیرحمزہ کو سیٹ پر بیٹھنے کیلئے کہا اور عمروعیار سے کہا کہ وہ سیٹ کو مضبوطی سے پکڑ کر کھڑا ہو جائے امیرحمزہ اسکے کہنے کے مطابق سیٹ پر بیٹھ گئے اور عمروعیار نے سیٹ کی پشت کو پکڑ لیا۔
چلوسک نے بٹن دبا کر دروازہ بند کردیا اور پھر اس نے جہاز کو چلانے کا بٹن دبایا جہاز کی مشینری میں زندگی کی لہر دوڑ گئی چھوٹے چھوٹے سینکڑوں بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ سردار امیرحمزہ اور عمروعیار دونوں کے دماغ حیرت کی زیادتی سے پھٹنے کے قریب ہو گئے

جہاز کی سکرین روشن ہوگئی تھی اور اس میں باہر کھڑے ہوئے لوگ نظر آنے لگ گئے تھے چلوسک نے ایک اور بٹن دبایا اور جہاز تیزی سے اوپر اٹھنے لگا چلوسک نے جہاز کی رفتار بے حد کم رکھی اور وہ دونوں حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے جہاز آہستہ آہستہ اوپر اٹھنے لگا نیچے خیمے نظر آنے لگ گئے پھر جہاز اور اونچا ہوگیا اور اب انہیں پہاڑ اور جنگل نظر آنے لگ گئے جو انہیں بالکل چھوٹے چھوٹے لگ رہے تھے وہ حیرت سے ارد گرد کا منظر دیکھ رہے تھے۔
چلوسک جہاز کو اور اونچا لے گیا اور اب نیچے جنگل پہاڑ دھبوں کی صورت میں نظر آنے لگے وہ جہاز کو ادھر ادھر گھماتا رہا کبھی وہ نیچے لے آتا کبھی اسے اوپر کر دیتا۔ پندرہ منٹ تک سیر کرانے کے بعد وہ جہاز کو نیچے لے آیا جب وہ میدان آگیا جس میں سارا شہر اکٹھا تھا تو اس نے جہاز نیچے اتارنا شروع کردیا سکرین پر سب لوگ نظر آ رہے

تھے سب کی نظریں آسمان پر لگی ہوئی تھیں
ور آنکھوں میں شدید حیرت کے تاثرات نظر آرہے
تھے پھر چلوسک کا جہاز زمین پر ٹک گیا
ور چلوسک نے بٹن دبا کر اس کی مشینری
بند کی اور دروازہ کھول دیا۔

"چلیں جناب باہر چلئے" چلوسک نے کہا اور
امیر حمزہ اور عمرو عیار حیرت سے بت بنے خاموشی
سے اٹھے اور سیڑھیاں اتر کر باہر آگئے
باہر آکر چلوسک نے دروازہ بند کر دیا وہ
دونوں اپنے آپ کو ہاتھ لگا لگا کر دیکھ رہے
تھے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ یہ
سب کچھ سچ ہے وہ آسمانوں پر اڑنے
کے بعد صحیح سلامت واپس آگئے ہیں

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز" امیر حمزہ کے
منہ سے نکلا سب سردار ان کے گرد جمع
ہوگئے۔

"حضور ہم گھبرا گئے تھے یہ انڈا تو
آسمان میں غائب ہوگیا تھا" ایک سردار نے
کہا۔

"ہاں ہم نے آسمانوں کی سیر کی ہے
یہ انتہائی حیرت انگیز چیز ہے" سردار امیر حمزہ نے
جہاز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"حضور یہ دونوں مجھ سے بھی بڑے عیار
ہیں" عمرو عیار نے چلوسک ملوسک کے سامنے
کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ تم کیا کر رہے ہو ہمیں
تو تم بہت اچھے لگتے ہو۔ ہم پہلے تمہارے
کارنامے کتابوں میں پڑھتے تھے۔ اب تم ہمارے
سامنے کھڑے ہو اس سے زیادہ خوشی کی کیا
بات ہوگی" چلوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ آج سے شاہی مشیر ہیں ہمارے دوست
ہیں" امیر حمزہ نے ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا۔
اور سب نے اس اعلان کے ساتھ ہی جھکے
مؤدبانہ انداز میں ان دونوں کو سلام کرنا
شروع کر دیا۔

"اور یہ آج سے میرے بھی استاد ہیں" عمرو عیار
نے بھی اعلان کیا اور سب کے منہ سے
بے اختیار قہقہے نکل گئے۔

"میرے ساتھ آؤ دوستو" امیر حمزہ نے چلوسک ملوسک کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس کے ساتھ چلتے ہوئے دوبارہ شاہی خیمے میں پہنچ گئے۔ سردار امیر حمزہ نے انہیں اپنے قریب بٹھلایا اور ان کی خوب خاطر مدارت کرنی شروع کر دی۔

چلوسک ملوسک شاہی خیمے سے قریب ایک بڑے خیمے میں سوتے ہوئے تھے سردار اعظم نے یہ خیمہ ان کے لئے مخصوص کر دیا تھا ابھی ابھی عمرو عیار ان کے پاس سے اٹھ کر گیا تھا اس کے کارنامے اتنے دلچسپ تھے کہ کافی دیر تک اس کی باتیں سن کر ہنستے رہے تھے۔ جب وہ اکیلے ہوئے اور باہر پہریداروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ملوسک نے چلوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔

چلوسک آخر یہ سب کیا تماشا ہے میری

سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا۔"

"کیا بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی دیکھو کتنے عرصے کے بعد ہم یوں سکون سے ان آرام دہ گدوں پر لیٹے ہوئے ہیں ہمیں انسان نظر آنے لگے ہیں ورنہ عجیب و غریب مخلوقات دیکھ دیکھ کر میں تو گھبرا گیا تھا۔" چلوسک نے پروں سے بھرے ہوئے تکیے کو سر کے نیچے ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ یہ امیر حمزہ اور عمرو عیار اور جادوگر تو پرانے زمانے کی باتیں ہیں سینکڑوں ہزاروں سال پہلے کی پھر ہم انہیں زندہ کیسے دیکھ رہے ہیں" ملوسک نے پوچھا

"ہاں یہ بات پہلے پہلے میری سمجھ میں بھی نہیں آئی تھی مگر پھر میں نے دماغ لڑایا تو بات میری سمجھ میں آگئی دراصل قدرت کے عجیب و غریب راز ہر طرف بکھرے پڑے ہیں۔ ان رازوں کو دیکھ کر ہمیں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا قائل ہونا پڑتا ہے جہاں تک میں نے سوچا ہے بات یہ ہے کہ

یہ سیارہ کائنات میں کرۂ ارض کے بالکل مقابل واقع ہے اور چونکہ اس کی بیرونی سطح شیشے کی طرح چمکدار ہے۔ اسلئے یہ باہر کے منظر کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے چنانچہ کرۂ ارض پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا عکس اس سیارے پر پڑتا ہے اور وہی حالات وہی لوگ وہی چیزیں وہی ماحول اس سیارے پر بھی پیدا ہو جاتا ہے۔" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر بھائی جان یہ دور تو کرۂ ارض پر سینکڑوں سال پہلے گزر چکا ہے پھر یہاں اب کیسے شروع ہوگیا" ملوسک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دراصل اس سیارے اور کرۂ ارض کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے اس لئے کرۂ ارض کے عکس کو یہاں پہنچتے پہنچتے سینکڑوں سال گذر جاتے ہوں گے۔ چنانچہ آج جو دور کرۂ ارض پر گزر رہا ہے وہ سینکڑوں سال بعد یہاں گزرے گا" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

آپ کی بات سمجھ میں آتی ہے مگر عکس
میں یہ خصوصیات تو نہیں ہوتیں کہ اس میں زندگی
بھی ہو موٹائی چوڑائی بھی ہو۔ عکس تو بے جان
ہوتا ہے جیسے تصویر یا جیسے کرۂ ارض پر ہم
فلم دیکھتے تھے کہ فلم کا عکس پردے پر پڑتا
تھا وہاں زندگی تو نظر آتی تھی لوگ چلتے
پھرتے باتیں کرتے کودتے پھرتے، گاتے بولتے
تو نظر آتے ہیں مگر جب وہاں ہاتھ لگایا
جائے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔" ملوسک بھی کسی
سے کم ذہین نہیں تھا۔ آخر وہ دنیا کے
عظیم ترین سائنسدانوں کے بیٹے تھے جس نے ایسا
جہاز بنایا تھا جس کے ذریعے وہ کائنات کی
سیر کرتے پھر رہے تھے۔

"تمہاری بات درست ہے مگر وہ انسانوں کی
بنائی ہوئی سائنس ہے یہ اللہ تعالیٰ کا راز
ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ضروری نہیں
جو بات ہماری سمجھ میں نہ آئے ہم اسے تسلیم
کرنے سے انکار کردیں یہ بھی تو ہوسکتا ہے
ہزاروں سال بعد سائنسدان ایسی ایجاد کرنے میں

کامیاب ہو جائیں جس سے عکس میں بھی زندگی
اور موٹائی چوڑائی پیدا ہو جائے" چلوسک نے
سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے ایسا ہی ہوگا
اب میری سمجھ میں بات آگئی ہے" ملوسک نے
اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں
بستر پہ لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگے
تھوڑی دیر بعد وہ اطمینان کی نیند سوئے تھے
کافی عرصے کے بعد انہیں اتنی پُر اطمینان نیند
آئی تھی۔ وہ سوئے ہوئے تھے کہ خیمے کا
پردہ ہٹا اور ایک دربان نے اندر جھانکا
انہیں سوتے ہوئے دیکھکر اس نے پلٹ کر کسی
کو اشارہ کیا اور پھر ایک قوی ہیکل شخص ہاتھ
میں ننگی تلوار لئے اندر داخل ہوا وہ دبے
پاؤں آگے بڑھتا رہا پھر اس نے پوری
طاقت سے تلوار سوئے ہوئے چلوسک کی گردن
پر مار دی۔

امیر حمزہ اپنے سرداروں کے ساتھ اپنے خیمے
میں بیٹھے ہوئے تھے ان کا معمول تھا کہ وہ
صبح ناشتے کے فوراً بعد اپنے سرداروں کو بُلا
کر کسی نئے کام کے بارے میں مشورہ کرتے
اب بھی جادوگروں کی بات ہو رہی تھی امیر حمزہ
سرداروں کو بتلا رہے تھے کہ رات کو انہوں نے
خواب دیکھا ہے کوئی بزرگ انہیں ہدایت کررہے
ہیں کہ جب تک جادوگروں کے بادشاہ افراسیاب
کے گلے میں موجود ہار جس میں ساری موتی
موجود ہے اس سے علیحدہ نہیں ہوتا امیر حمزہ کا

لکہ افراسیاب پر فتح حاصل نہیں کرسکتا چنانچہ
ب میں سوچ رہا ہوں کہ کس طرح وہ ہار
فراسیاب کے گلے سے اتارا جائے۔
"یہ تو انتہائی مشکل کام ہے اس کے لئے
تو پہلے طلسم ہوشربا میں داخل ہونا پڑے گا
پھر جادوگروں سے بچ کر افراسیاب کی خوابگاہ
ں داخل ہوکر اس کے گلے سے وہ ہار
تارنا پڑے گا اور پھر ہار اتار کر صحیح
سلامت جادوگروں سے بچ کر اور طلسم سے
ل کر واپس آنا ناممکن ہے" سب نے متفقہ
ور پر جواب دیا۔
"مگر ایسا کرنا بے حد ضروری ہے ورنہ ہم
فراسیاب پر فتح حاصل نہیں کرسکتے" امیر حمزہ نے
لہجے میں کہا۔
"مجھے اجازت دیجئے حضور میں اپنی عیاری
ے طلسم ہوشربا میں داخل ہوکر یہ ہار لے
ؤں گا۔ میرے سوا اور کوئی یہ کام نہیں
سکتا" عمروعیار نے فوراً اپنی خدمات پیش
کردیں۔

"مجھے یہی امید تھی خواجہ اگر تم یہ کام کرو تو تمہیں منہ مانگا انعام دیا جائیگا اتنا انعام کہ تم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے" امیر حمزہ نے خوش ہو کر کہا۔

"آپ کا شکریہ ویسے کچھ انعام پیشگی نہیں دے سکتے۔" خواجہ عمرو عیار کی لالچی طبیعت باز نہ آئی اور سردار امیر حمزہ نے گلے میں موجود ہار اتار کر اس کی طرف پھینک دیا عمرو عیار نے فوراً ہار جھپٹ کر اپنی زنبیل میں ڈالا اور پھر مسکرا کر کہنے لگا۔

"دیکھا سردار جس طرح میں نے آپ کے گلے سے ہار اتروا لیا ہے ایسے ہی افراسیاب کے گلے سے بھی ہار اتروا لونگا۔"

اس کی اس بات پر تمام محفل بے اختیار قہقہے مارنے لگی۔

"بہت خوب عمرو عیار بہت خوب۔ تم واقعی بڑے عیار ہو۔ اب جاؤ۔ میری دعا ہے کہ تم کامیاب لوٹو۔" سردار امیر حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انشاءاللہ سردار میں کامیاب لوٹوں گا۔ اور سے منہ مانگا انعام حاصل کروں گا" عمرو عیار نے جھک کر سلام کیا۔

مگر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا شاہی خیمے کے قریب ہی شور اٹھا اور کسی کے بھاگنے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" سردار امیر حمزہ نے چونک کر پوچھا۔

ان کی اس بات پر ایک دربان تیزی سے خیمے سے باہر نکل گیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کا پردہ ہٹا تو چار پانچ دربان ایک قوی ہیکل شخص کو تلواروں کی نوکوں پر دھکیلتے ہوئے اندر لے آئے ان کے پیچھے جلوسک ملوسک بھی تھے۔

"کیا بات ہے" سردار امیر حمزہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سردار ہم اپنے خیمے میں سو رہے تھے کہ اس قوی ہیکل شخص نے ہم پر اپنی تلوار کا وار

کیا۔ ہماری نیند کھل گئی ہمیں اٹھتا دیکھ کر
یہ بھاگ پڑا ہم نے شور مچایا تو سپاہیوں نے
اسے پکڑ لیا اور اب آپ کے پاس لے
آتے ہیں" چلوسک نے آگے بڑھ کر کہا۔
"کیوں تم نے ایسا کیا تھا" سردار نے اس
شخص سے پوچھا۔
"جی ہاں سردار اعظم میں نے ایسا کیا تھا مگر
یہ تو جادوگر ہیں آپ یقین کیجئے میں نے
پوری قوت سے تلوار کا وار اس کی گردن
پر کیا مگر میری تلوار جب اس کی گردن
سے ٹکرائی تو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ گوشت
کی بجائے کسی فولاد سے ٹکرائی ہو اسکی گردن
پر خراش تک نہ آئی۔ حالانکہ میری تلوار کا منہ
مڑ گیا" حملہ آور نے حیرت سے بھرپور لہجے میں
جواب دیا۔
"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تلوار کسی آدمی
کی گردن سے ٹکرائے اور گردن کٹنے کی بجائے
تلوار کا منہ مڑ جائے یہ ناممکن ہے۔ تم
جھوٹ بول رہے ہو" سردار امیرحمزہ غصے کے

مارے چیخ پڑے
"یہ سچ کہہ رہا ہے جناب میرے والد
نے اپنی سائنس کے ذریعے ایک ایسا سیال
ایجاد کیا تھا کہ وہ سیال جس کے جسم میں
چلا جاتے اس کی کھال فولاد سے بھی زیادہ
مضبوط ہو جاتی ہے اس پر کوئی ہتھیار کارگر
نہیں ہوتا اس لئے اس کی تلوار کی دھار
مڑ گئی اگر ایسا نہ ہوتا تو آج یہاں میری
بجائے میری لاش پڑی ہوتی۔" چلوسک نے جواب
دیا۔
سردار اعظم چند لمحے اسے حیرت سے دیکھتا
رہا۔ پھر آنکھیں جھپکاتے ہوئے بولا۔
"میں کیسے یقین کرلوں۔ میں اس بات کا
یقین ہرگز نہیں کرسکتا۔"
"آپ آزما کر دیکھ لیں" چلوسک نے کہا۔
"ٹھیک ہے میں اس کی آزمائش ضرور کرونگا
یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے" امیرحمزہ نے
کہا۔ اور پھر انہوں نے ایک دربان کو حکم
دیا کہ وہ اپنی تلوار کا وار چلوسک کی گردن

پر کرے۔ دربان نے آگے بڑھ کر تلوار کا
بھرپور وار کیا مگر بے سود، تلوار کی دھار
مڑ گئی مگر چلوسک کی گردن پر نشان تک
نہ پڑا۔

"حیرت انگیز واقعی حیرت انگیز، تمہاری سائنس
تو ان جادوگروں کے جادو سے بھی بڑی ہے"
سردار امیر حمزہ نے حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے
کہا۔

"کیا یہ سیال تمہارے پاس ہے؟" امیر حمزہ
نے پوچھا۔

"نہیں جناب یہ تو ہمارے والد نے ہمیں دیا
تھا" چلوسک نے جان بوجھ کر انکار کر دیا
کیونکہ وہ اس قیمتی سیال کو ضائع نہیں کرنا چاہتا
تھا اسے علم تھا کہ اگر اس نے ہاں کہہ
دی تو امیر حمزہ نہ صرف سیال خود استعمال کریں
گے بلکہ اپنے تمام سپاہیوں کو بھی استعمال کروائیں
گیں اور اس طرح سیال ختم ہو جائیگا۔

"کاش یہ سیال ہوتا تو میں اپنے پورے
لشکر کو استعمال کرا دیتا پھر میرا لشکر ناقابل

تسخیر ہو جاتا۔" سردار امیر حمزہ نے حسرت بھرے
لہجے میں وہی بات کہہ دی جو چلوسک نے
پہلے ہی سوچ لی تھی۔

"سردار آپ اس قاتل سے پوچھیں کہ یہ ہمیں
کیوں قتل کرنے آیا تھا" چلوسک نے سردار
کی توجہ قاتل کی طرف کراتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے اس بات کا خیال ہی نہیں رہا"
سردار نے کہا اور پھر اس نے یہی بات قاتل
سے پوچھی۔

"جناب دراصل انڈہ اڑتے ہی مجھے یقین ہوگیا
تھا کہ یہ جادوگر ہیں اور دھوکہ دینے کیوجہ
سے آپ کے ساتھ شامل ہوئے ہیں اس لئے
میں نے سوچا کہ اس سے پہلے کہ یہ آپ
کو کوئی نقصان پہنچائیں میں انہیں قتل کردوں
اور اب حملے کے بعد مجھے یقین ہوگیا ہے
کہ یہ واقعی جادوگر ہیں" قاتل نے اپنی بات
پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"مگر تم نے ہماری اجازت کے بغیر ان
پر حملہ کیا ہے اس لئے تم مجرم ہو۔ اور

تمہارے لئے سزائے موت کا حکم دیتا
ہوں باقی رہا ان کا جادوگر ہونا یا نہ ہونا
اس کا فیصلہ ہم نے کرنا ہے" سردار اعظم
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
مجرم نے سر جھکا لیا مگر اس سے پہلے
کہ سردار اعظم کسی دربان کو اسے قتل کرنے
کا حکم دیتا چلوسک بول پڑا۔
"سردار اعظم گستاخی معاف یہ شخص ہمارا مجرم
ہے اور چونکہ آپ اسے سزائے موت دے
ہی چکے ہیں اس لئے اسے میں خود سزا
دوں گا۔"
"مگر تم اس کے مقابلے میں بے حد کمزور
اور عمر میں کم ہو تم اسے قتل نہیں
کر سکو گے۔" سردار اعظم نے اسے سمجھاتے
ہوئے کہا۔
"جناب ہماری سائنس نے کمزوروں کو ایسا ہتھیار
دے دیا ہے کہ وہ دور رہ کر اپنے سے
کہیں زیادہ طاقتور آدمی کو سزا دے سکتے
ہیں آپ اس کا تجربہ بھی کر سکتے
ہیں۔" چلوسک

نے کہا۔
"وہ کیسے" سردار نے حیران ہو کر پوچھا۔
"آپ میدان میں چل کر ابھی دیکھ لیں"
چلوسک نے کہا اور سردار اپنے ساتھیوں کو
لے کر میدان میں پہنچ گیا مجرم کو بھی میدان
میں لے آیا گیا۔
"اسے چھوڑ دو اور اگر یہ چاہے تو کوئی
ہتھیار بھی لے لے" چلوسک نے اس سے دور
کھڑے ہوئے جواب دیا۔
"نہیں مجرم کے ہاتھ میں ہتھیار نہیں دیا
جا سکتا۔ اور ویسے بھی اس کے لئے ہر ہتھیار
بے کار ہے۔" سردار نے جواب دیا۔ "البتہ تم کوئی
ہتھیار لے لو جس سے اسے تم قتل کر سکو"
سردار نے کہا۔
"نہیں مجھے ہتھیار کی ضرورت نہیں میرے پاس
موجود ہے" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے
جیب سے اپنا پنسل نما پستول نکالا اور اس
کا رخ مجرم کی طرف کر دیا۔ امیر حمزہ اور
اس کے ساتھیوں کے علاوہ مجرم بھی حیرت

سے اس پنسل کو دیکھ رہا تھا اسے سمجھ
نہیں آرہی تھی کہ اس چھوٹی سی پنسل سے
وہ اتنی دور سے اسے کیسے قتل کرسکے گا
مگر دوسرے لمحے چلوسک نے پستول کا بٹن
دبا دیا۔ پستول سے سرخ رنگ کی لہر نکلی
اور پھر جیسے ہی وہ لہر مجرم کے جسم
سے ٹکرائی ایک دھماکہ ہوا اور مجرم کا جسم
ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہوگیا۔

سردار امیرحمزہ اور اس کے ساتھی حیرت
سے بت بنے کھڑے کے کھڑے رہ گئے انہیں
یقین نہیں آرہا تھا کہ مجرم ختم ہو چکا
ہے نہ ہی چلوسک نے تلوار ماری تھی نہ
نیزے کا وار کیا تھا وہ تو بے حس و حرکت
دور کھڑا تھا اور مجرم کے ہزاروں ٹکڑے
اڑ گئے تھے۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز تمہارا جادو
بہت بڑا جادو ہے تم اگر چاہو تو جادوگروں
کے مقابلے میں ہماری زبردست مدد کر سکتے
ہو" سردار امیرحمزہ نے اس کے قریب جاکر

اس کا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔

"ہم تیار ہیں جناب ہمیں آپ کی مدد
کرکے خوشی ہوگی" چلوسک نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر تم عمروعیار کے ساتھ طلسم
ہوشربا میں جاؤ اور افراسیاب کے گلے سے اس
کا ہار اتار کر لے آؤ" امیرحمزہ نے کہا۔

"آپ ہار اتارنے کا کہہ رہے ہیں۔ میں
افراسیاب کا سر اتار کرلے آؤنگا" چلوسک نے
فخریہ لہجے میں کہا۔

"نہیں وہ اتنی آسانی سے نہیں مر سکتا۔
بہرحال تم ہار ضرور لے آؤ" امیرحمزہ نے کہا۔

"ہمیں عمروعیار کے ساتھ ایک کارنامہ انجام
دے کر بے حد خوشی ہو گی" چلوسک نے مسرت
سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"مگر سردار میرا انعام ایسا نہ ہو کہ آپ
بعد میں میرا انعام اسے دیدیں" عمروعیار نے
گھبراتے ہوئے کہا۔ اسے اپنے انعام کی فکر پڑگئی

"نہیں نہیں تمہیں پورا انعام دیا جائیگا" اور ان

دونوں کو علیحدہ" سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو عمروعیار ہم اپنا انعام بھی تمہیں دے دینگے" چلوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔" عمروعیار خوش ہوگیا۔

پھر وہ سب چلنے کی تیاری کرنے لگے چلوسک بھی اس سفر سے بے حد خوش ہوگیا کیونکہ وہ بھی بے حد دلچسپی سے عمروعیار کی کہانیاں پڑھتا تھا اسے اب عمروعیار کے ساتھ سچ مچ کے جادوگروں کے ساتھ مقابلے کا تصور کرکے ہی خوشی ہو رہی تھی۔

جانے کی تیاریاں مکمل کرکے وہ سردار امیر حمزہ سے رخصت ہوئے۔ چلوسک نے جہاز کو مختصر کرکے اسے بٹن جتنا بنا کر جیب میں ڈال لیا تھا کہ نجانے کس وقت ضرورت پڑ جائے اور دوسری بات یہ کہ وہ جہاز کو پیچھے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے تمام تیاری مکمل کرکے وہ مہم پہ روانہ ہوگئے۔

چلتے چلتے جب وہ جنگل کے قریب پہنچے تو چلوسک نے عمروعیار سے پوچھا۔

"طلسم ہوشربا کہاں ہے ہمیں کتنا سفر طے کرنا پڑے گا؟"

"دو منزلوں کے فاصلے پہ طلسم ہوشربا کی حد شروع ہو جاتی ہے اس حد میں کوئی شخص داخل نہیں ہوسکتا۔ جو داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے" عمروعیار نے انہیں تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"پھر ہم کیسے داخل ہوں گے" چلوسک نے

حیران ہوکر کہا۔

"ارے ابھی سے گھبرا گئے ابھی تو نجانے ہمیں کن کن مصیبتوں سے گزرنا پڑے گا" عمرو عیار نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

گھبرانے کی بات نہیں عمرو عیار ہم تو صرف طریقہ کار پوچھ رہے ہیں ورنہ ہم اب تک ایسے ایسے سیاروں میں گھومے ہیں ایسی ایسی مخلوقات سے ہمیں پالا پڑا ہے اگر تم انہیں دیکھ لو تو تمہاری جان ہوا ہو جائے" چلوسک نے کہا طریقہ کار کیا ہوتا ہے یہ تو وہیں جاکر معلوم ہوگا بہرحال کوئی نہ کوئی عیاری کرنی پڑیگی بس ایک بات ذہن میں رکھنا کہ انہیں کسی قیمت پر نہ معلوم ہوکہ میں عمرو عیار ہوں۔ اگر انہیں یہ معلوم ہوگیا تو وہ مجھے اسی وقت مار ڈالیں گے" عمرو عیار نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ان دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا پھر وہ تینوں منزلوں پہ منزلیں مارتے تیسرے روز طلسم ہوشربا کی سرحد کے قریب پہنچ گئے

طلسم ہوشربا کی حد سے تھوڑی دور عمرو عیار رک گیا اس نے اپنی زنبیل میں ہاتھ ڈالا اور اس نے سے عجیب و غریب قسم کے کپڑے نکالنے شروع کردیے۔

"یہ کیا کر رہے ہو" علوسک نے حیران ہو کر پوچھا

"بس اب تم خاموش رہو اب میری عیاری شروع ہو رہی ہے اب میں ایک جادوگر کا بہروپ بھروں گا یہ کہہ کر عمرو عیار نے وہ کپڑے پہنے زنبیل سے ایک ہڈیوں کا ہار نکال کر گلے میں پہنا اور پھر چہرے پر مختلف رنگ مل کر اس نے اپنی شکل ہی تبدیل کرلی پھر عجیب و غریب سی ٹوپی پہن کر اس نے زنبیل کو ایک چھوٹا سا تھیلا بناکر ہاتھ میں پکڑ لیا اب وہ واقعی ایک خوفناک اور بدصورت جادوگر کا روپ دھار چکا تھا اس کے ایک ہاتھ میں تھیلا اور دوسرے ہاتھ میں ایک ایسی انسانی کھوپڑی تھی جس کی آنکھوں میں زندگی کے آثار موجود تھے یہ کھوپڑی بھی عمرو عیار

نے زنبیل میں سے نکالی تھی اور یہ کھوپڑی
واقعی بے حد خطرناک تھی اس کی آنکھیں باقاعدہ
انسانوں کی طرح گھومتی تھیں اور ان میں بڑی خوفناک
چمک تھی۔

"یہ کیا چیز ہے" ملوسک نے کھوپڑی کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے عمروعیار سے پوچھا۔

"خاموش بے ادب تم نہیں جانتے یہ سامری
جادوگر کے بیٹے جاری جادوگر کی کھوپڑی ہے"
عمروعیار نے خوفناک لہجے میں کڑک کر جواب دیا۔
اس کے لہجے میں ایسی دہشت تھی کہ ملوسک
بے اختیار سہم گیا۔

"میرے بھائی کو ڈراؤ مت ورنہ ابھی تمہیں اس
کھوپڑی سمیت ٹکڑے ٹکڑے کردونگا" چلوسک کو غصہ
آگیا اور اس نے عمروعیار کو ڈانٹ دیا۔

"تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مجھے یعنی بادشاہ
جادوگر کو جو سامری جادوگر کے بعد دنیا کا
سب سے بڑا بادشاہ ہے جو ایک لمحے میں
تمہیں جلاکر راکھ بنادے" عمروعیار نے انتہائی جلال
کے عالم میں کہا اسکا لہجہ اس کے بات

رنیکا انداز سب کچھ بدل گیا تھا واقعی ایسا
معلوم ہوتا تھا جیسے وہ عمروعیار کی بجائے کوئی
جادوگر ہو۔

"بس اب عیاری ختم کرو ورنہ اچھا نہ ہوگا"
چلوسک نے بات ٹالنے کے لئے کہا مگر ملوسک
یا تو خوفزدہ ہوگیا تھا یا پھر اسے غصہ آگیا
تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب
سے اپنا پستول نکالا اور اس سے پہلے کہ
چلوسک اسے روکتا اس نے پستول کا رخ
عمروعیار کی طرف کرکے اس کا بٹن دبا دیا۔

شہنشاہ طلسم افراسیاب اپنے کمرہ خاص میں
سونے کے پلنگ پر لیٹا ہوا تھا۔ چار پانچ
انتہائی خوبصورت عورتیں اسے مسلسل شراب پلا رہی تھیں
کچھ عورتیں اس کے سامنے فرش پر ناچ رہی
تھیں اور وہ شراب کے نشے میں بدمست ہو
رہا تھا کہ اچانک ایک بونا سا شخص دروازہ
کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوا یہ بونا
سنہرے رنگ کا تھا اور اس کے دونوں کندھوں
پر دو سیاہ رنگ کے سانپ کنڈلی مارے بیٹھے
تھے۔

بونے کو دیکھ کر افراسیاب ہڑبڑا کر سیدھا
ہوگیا اس نے ہاتھ ہلا کر ناچ گانا بند
کر دیا اور سب کو کمرے سے باہر جانے
کا حکم دیا چنانچہ ایک لمحے میں کمرہ خالی ہوگیا
"خوش آمدید دربان سامری خوش آمدید" افراسیاب نے
بونے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔
"بادشاہوں کے بادشاہ افراسیاب تمہاری بادشاہت قائم
رہے۔ سامری کی روح تم سے ہمیشہ خوش رہے"
بونے نے بھی جواب میں افراسیاب کو دعائیں
دیتے ہوئے کہا۔
"دربان سامری کیسے آنا ہوا" افراسیاب نے اسے
اپنے قریب پلنگ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔
"افراسیاب روح سامری کا ایک پیغام لے کر آیا
ہوں" سامری کے دربان بونے نے جواب دیا۔
"کون سا پیغام" افراسیاب پیغام کے لفظ پر
چونک پڑا۔
"افراسیاب تمہارے گلے میں جو ہار ہے اس میں
سامری موتی ہے اس موتی کی وجہ سے جادوگروں
پر تمہاری بادشاہت قائم ہے اور اس موتی کی

وجہ سے امیر حمزہ کی فوجیں آگے نہیں بڑھ رہی ہیں۔" دربان سامری نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے میں اپنی جان سے زیادہ اس موتی کی حفاظت کرتا ہوں" افراسیاب نے ہار میں موجود منکے کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے کہا۔

"اب امیر حمزہ کو اس موتی کی اہمیت کا پتہ لگ گیا ہے اور امیر حمزہ تمہارے گلے سے یہ ہار اتارنے اور موتی غائب کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کرے گا۔ اس لئے تم ہوشیار رہنا موتی کسی قیمت پر سردار امیر حمزہ کے ہاتھ میں نہیں جانا چاہیئے اگر یہ موتی تمہارے گلے سے نکل کر امیر حمزہ کے ہاتھ میں چلا گیا تو سامری کی روح تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گی" دربان نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں اب اس موتی کی حفاظت اور بھی زیادہ کرونگا" افراسیاب نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"بس میں نے سامری کا یہی پیغام تم تک

پہنچانا تھا اب میں جارہا ہوں" بونے نے پلنگ سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس کے کندھوں پر بیٹھے ہوئے سانپ شوں کر کے ایک دوسرے سے مل گئے اس کے ساتھ ہی ہلکا سا سیاہ رنگ کا دھواں پیدا ہوا اور چند لمحوں بعد نہ وہاں دھواں تھا اور نہ وہ بونا۔

بونے کے جانے کے بعد افراسیاب نے ایک طویل سانس لی۔ اسے اب اس ہار کی حفاظت کا فکر ہوگیا تھا ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ اس ہار کو اتار کر کسی محفوظ جگہ پر رکھ دے مگر پھر اس نے اسے گلے میں ہی رہنے دیا۔ کیونکہ اس طرح وہ ہار اس کے زیادہ سے زیادہ نزدیک رہتا تھا۔ اس کا فیصلہ کرنے کے بعد اس نے زور سے تالی بجائی فوراً ہی ایک خوبصورت سی کنیز اندر داخل ہوئی اور مؤدبانہ انداز میں اس کے سامنے آکر جھک گئی۔

"وزیر اعظم کو بلاؤ" افراسیاب نے اسے حکم دیا۔

اور وہ آداب بجا لاتی ہوئی واپس مڑ گئی
چند لمحوں بعد ایک بوڑھا جادوگر اندر داخل ہوا
اس کی داڑھی اتنی بڑی تھی کہ اس کے گھٹنوں
تک آتی تھی۔ اس کے سر اور داڑھی کے
تمام بال بالکل سفید ہو چکے تھے۔
"حکم بادشاہ سلامت" وزیر اعظم نے اندر آکر
مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔
"وزیر اعظم ابھی ابھی دربان سامری میرے پاس
آیا تھا وہ سامری جادوگر کا پیغام لے آیا تھا"
افراسیاب نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"دربان سامری" وزیر اعظم جادوگر چونک پڑا۔
"ہاں دربان سامری اس نے مجھے بتلایا ہے
کہ امیر حمزہ کو میرے گلے میں موجود ہار میں
سامری موتی کی اہمیت کا پتہ چل گیا ہے اس
لئے اب وہ اس موتی کو حاصل کرنے
کی کوشش کرے گا۔ اس لئے تم ہوشیار رہنا"
افراسیاب نے بتلایا۔
"پھر حضور عالی سامروں کو مقابلے کیلئے تیاری
کا حکم دیا جائے شاید موتی حاصل کرنے کے
لئے امیر حمزہ ہم پہ حملے کرے" وزیر اعظم نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

"تم اب بہت بوڑھے ہو گئے ہو وزیر اعظم
اور ساتھ ہی تمہاری عقل بھی بوڑھی ہو گئی
ہے امیر حمزہ حملہ کرکے موتی حاصل نہیں کرے
گا بلکہ وہ موتی پہلے حاصل کرے گا پھر
حملہ کرے گا" افراسیاب نے غصہ سے لال پیلے
ہوتے ہوئے کہا۔
"مگر حضور وہ یہ موتی حاصل کیسے کرے
گا۔ ظاہر ہے وہ خود تو طلسم ہوشربا میں آنے
سے رہا" وزیر اعظم نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔
واقعی تم پاگل ہو چکے ہو۔ ارے بیوقوف
اسکے پاس سینکڑوں عیار موجود ہیں پھر عیاروں کا
عیار عمرو عیار موجود ہے وہ کسی کو بھی بھیج
سکتا ہے میں نے تمہیں اسلئے بلایا ہے۔ کہ
سرحدوں کے محافظوں کو حکم بھجوا دو کہ وہ سخت
نگرانی کریں۔ اور طلسم کے اندر بھی نگرانی سخت
کر دیجائے۔ میرے محل کی بھی زیادہ حفاظت کی
جائے اور اگر کوئی مشکوک آدمی نظر آئے تو

"مجھے فوراً مطلع کیا جائے" افراسیاب نے اسے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر حضور میں سمجھ گیا آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی" وزیراعظم نے جھکتے ہوئے کہا۔

"جاؤ اور ذرا اپنے ہوش و حواس میں رہا کرو کسی دن جلاکر راکھ کر دونگا" افراسیاب نے غصیلے لہجے میں کہا اور وزیراعظم سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اس کے جانے کے بعد افراسیاب نے تالی بجاکر ناچ گانے والوں کو دوبارہ بلوایا۔ اور شراب پینے کے ساتھ ساتھ ناچ گانے سے دل بہلانے لگا۔

طوسک نے غصے سے پستول نکال کر اس کا رخ عمروعیار کی طرف کیا اور پھر اس سے پہلے کہ چلوسک اسے روکتا اس نے پستول کا بٹن دبا دیا۔ پستول کی نوک سے سرخ رنگ کی لہر نکلی مگر مقابل میں دنیا کا سب سے بڑا عیار عمروعیار تھا جیسے ہی طوسک نے پستول نکالا عمروعیار نے انتہائی پھرتی سے اپنی جگہ بدلی اور طوسک کے پستول سے نکلنے والی لہر عمروعیار کی بجائے ایک درخت پر جا پڑی اور درخت کو آگ لگ گئی۔

"ٹھہرو ملوسک" چلوسک نے چیخ کر ملوسک کو روکا۔ ملوسک نے بٹن دبا دیا۔

"ارخ ارے یہ کیا کر رہے تھے میں تو تمہیں اپنا بہروپ دکھا رہا تھا کہ دیکھو کیسا مکمل بہروپ ہے"۔ خواجہ عمروعیار اس بار خوف زدہ مگر اصلی لہجے میں بولا۔

"ملوسک اتنی جلدی غصہ میں نہ آ جایا کرو" چلوسک نے ملوسک کو سمجھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمروعیار سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"خواجہ عمروعیار ہمیں ان چکروں کا پتہ نہیں ہے اس لئے تم ہمیں پہلے سب کچھ تفصیل سے بتلا دو۔

اس بار تو تم اپنی پھرتی کی وجہ سے بچ گئے ہو۔ ہو سکتا ہے آئندہ نہ بچ سکو اور تمہاری موت پر ہمیں افسوس ہوتا رہے"۔

ارے مجھے کیا پتہ تھا کہ یہ ملوسک اتنی جلدی غصہ میں آجائے گا۔ سنو میرا منصوبہ یہ ہے کہ میں نے سامری جادوگر کے بعد دنیا کے سب سے طاقتور جادوگر بادشاہ جادوگر کا بہروپ

جڑا ہے۔ بادشاہ جادوگر کے پاس چونکہ جابری جادوگر کی کھوپڑی ہوتی ہے اس لئے شہنشاہ طلسم افراسیاب بھی اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے" عمروعیار نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے ہمیں معلوم ہوگیا ہے مگر ہم کیا کریں گے"؟ چلوسک نے پوچھا۔

"میں تمہیں پکڑ کر افراسیاب کے سامنے پیش کروں گا کہ تم دونوں امیرحمزہ کے نئے عیار ہو۔ اس طرح میں افراسیاب کے بہت قریب ہو جاؤں گا اور آسانی سے اس کے گلے سے ہار اتروا لونگا" عمروعیار نے بتلایا۔

"مگر اس طرح ہم تو پھنس جائیں گے جادوگر ہمیں مار ڈالیں گے"؟ ملوسک سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"تم فکر نہ کرو میں تمہاری حفاظت کروں گا اور تمہارے پاس سائنس کا بڑا جادو بھی تو ہے تم اپنی حفاظت بھی تو کر سکتے ہو۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ چاہے کچھ کہیں میری اصلیت کے متعلق انہیں نہ بتلانا"۔

عمروعیار نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمروعیار تم اپنا منصوبہ پورا کرو ہم طلسم ہوشربا میں داخل ہو کر اپنا منصوبہ بنائیں گے۔ تم ہماری حفاظت کی فکر نہ کرنا۔ تم اپنی حفاظت کرنا۔" چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسا تم چاہو کرنا۔ فی الحال ہم اسی طرح ہی طلسم ہوشربا میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ورنہ ہمیں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا" خواجہ عمروعیار نے جواب دیا۔

"پھر اب کیا کرنا ہے جلدی کرو۔ باتوں میں پہلے ہی بہت وقت ضائع ہو چکا ہے" چلوسک نے کہا۔

"اب میں تم دونوں کے ہاتھ باندھ دوں گا اور پھر افراسیاب کو پکاروں گا اس طرح سرحدی جادوگر ہم سب کو افراسیاب کے پاس پہنچا دیں گے" عمروعیار نے انہیں بتلایا اور پھر اس نے زنبیل سے رسی نکال کر اس نے چلوسک اور ملوسک دونوں کو اچھی طرح باندھ دیا۔ انہیں باندھنے کے بعد اس نے رسی کا ایک سرا پکڑا اور پھر انہیں گھسیٹتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے حلق سے خوفناک قہقہے نکل رہے تھے۔

"میں بادشاہ جادوگر آ رہا ہوں۔ میں جادوگر بادشاہ آ رہا ہوں" قہقہوں کے ساتھ ساتھ عمروعیار زور زور سے یہ فقرے بھی دہراتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا جب کہ رسی سے بندھے چلوسک ملوسک اس کے پیچھے گھسٹ رہے تھے پھر ان دونوں نے اچانک اپنے سامنے آگ کی دیوار دیکھی جو آسمان تک بلند تھی یہ دیوار دور تک چلی گئی تھی جوں جوں عمروعیار آگ کے نزدیک ہوتا جا رہا تھا اس کے قہقہے بڑھتے جا رہے تھے آگ کے بالکل قریب پہنچ کر وہ رک گیا اور اس نے بلند آواز سے کہا۔

"طلسم ہوشربا کے سرحدی محافظو میرا استقبال کرو میں بادشاہ جادوگر ہوں جس کے پاس جابری جادوگر کی کھوپڑی ہے میں تمہارے شہنشاہ

افراسیاب کے لئے نایاب تحفہ لایا ہوں۔ میں امیر حمزہ کے خطرناک ترین عیاروں کو پکڑ کر لایا ہوں۔"

اس نے دو تین بار یہی فقرے دوہرائے تو اچانک سامنے سے آگ کی دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور ایک سنہرے رنگ کے گھوڑے پر سوار ایک قوی ہیکل شخص جس کے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا نمودار ہوا۔ باہر نکل کر اس نے ایک لمحے کے لئے عمرو عیار کو دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کھوپڑی پر پڑیں تو وہ اس طرح اچھلا جیسے کسی بچھو نے اسے ڈنک مار دیا ہو۔

"آگے آؤ سرحدی محافظوں کے سردار آگے آؤ اور میرا استقبال کرو" عمرو عیار نے کڑکدار لہجے میں کہا۔

سردار تیزی سے آگے بڑھا اور پھر عمرو عیار کے قریب آکر گھوڑے سے اتر گیا اس نے ایک لمحے کے لئے کھوپڑی کو غور سے دیکھا پھر بے اختیار وہ عمرو عیار کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔

"بادشاہ جادوگر آپ عظیم جادوگر ہیں۔ آپ عظیم جادوگر ہیں" وہ سجدے میں پڑا بڑبڑا رہا تھا۔

عمرو عیار نے پیچھے مڑ کر چلوسک ملوسک کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ ماری۔ اور پھر سردار سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اٹھو سردار کھڑے ہو جاؤ۔"

سردار انتہائی فرمانبرداری سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا

"یہ دونوں امیر حمزہ کے انتہائی خطرناک عیار چلوسک ملوسک ہیں عمرو عیار سے بھی زیادہ خطرناک یہ اگر پکڑے نہ جاتے تو یہ جادوگروں کے لئے انتہائی مصیبت کا باعث بنتے مجھے چونکہ معلوم تھا کہ یہ دونوں افراسیاب اور اس کے جادوگروں کے بس کے نہیں ہیں اس لئے مجھے خود آنا پڑا۔" عمرو عیار نے چلوسک ملوسک کے متعلق سردار کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بہت بہت مہربانی سردار آیئے چلیں

طلسم ہوشربا آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے
تیار ہے میں نے آپ کی آمد کی اطلاع
شہنشاہ افراسیاب کو بھجوا دی ہے" محافظوں کے
سردار نے شکست بستہ ہوکر کہا۔

"ہاں چلو میں پہلی بار اپنے محل سے باہر
نکلا ہوں میں طلسم ہوشربا کو دیکھنا چاہتا
ہوں" عمروعیار نے کہا اور پھر آگے آگے
سردار اس کے پیچھے عمروعیار چلوسک ملوسک کو
گھسیٹتا ہوا آگ کی طرف بڑھنے لگا۔ اور پھر
یہ قافلہ اس جگہ سے آگ کو پار کر گیا
جہاں آگ درمیان سے پھٹی ہوئی تھی۔

چلوسک ملوسک جیسے ہی آگ کی دوسری طرف
پہنچے انہوں نے دیکھا کہ حدنگاہ تک سنسان
اور ویران میدان تھا جس میں ایک تنکا تک
گھاس کا موجود نہیں تھا البتہ آسمان پر
سینکڑوں ابابیل اڑتے پھر رہے تھے مگر ان
ابابیلوں کی یہ خصوصیت تھی کہ ان کی چونچیں
سرخ تھیں۔

جیسے ہی یہ سب اس طرف پہنچے سردار

نے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا تو ابابیل
نیچے میدان میں اتر آئے میدان میں پہنچتے
ہی وہ سب انسانوں کے روپ میں آگئے
"سب کے سب جادوگر تھے وہ باری باری
آگے بڑھتے عمروعیار اور سردار کے سامنے
جھک کر سلام کرتے اور پھر ابابیل بن کر
اوپر اڑ جاتے۔

ابھی یہ سلام جاری تھا کہ اچانک دور
سے ایک سنہرے رنگ کی چڑیا انتہائی تیزی
سے اڑتی ہوئی نظر آئی۔

"شہنشاہ افراسیاب کا قاصد آگیا" سردار نے
اس چڑیا کو دیکھتے ہی کہا اور عمروعیار کے
ساتھ ساتھ چلوسک ملوسک بھی اس سنہری چڑیا
کو اشتیاق سے دیکھنے لگے۔

چڑیا جیسے ہی ان کے قریب پہنچی وہ بھی
ایک جھٹکا کھا کر انسان بن گئی مگر یہ
انسان سنہرے رنگ کا چھوٹے قد کا تھا
اس کا سر گنجا تھا۔ اس نے عمروعیار کو
سلام کیا اور پھر کہنے لگا۔

طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب نے پیغام
بھیجا ہے کہ وہ خود سرحد پر بادشاہ جادوگر
کے استقبال کے لئے آرہا ہے۔

"بہت خوب ہم افراسیاب سے خوش ہیں ہم
اسکا انتظار کریں گے۔" بادشاہ جادوگر یعنی عمروعیار
نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔ اور وہ انسان
دوبارہ چڑیا بن کر ہوا میں اڑنے لگے اب وہ
واپس جارہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ غائب
ہوگئی۔

"ان عیاروں کے متعلق کیا حکم ہے۔
بادشاہ جادوگر کیوں نہ انہیں یہیں جلا کر
راکھ کر دیا جائے" سردار نے عمروعیار سے
مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں میں انہیں خود افراسیاب کے حوالے کروں
گا۔ اس کے بعد افراسیاب کی مرضی وہ
جو چاہے کرے۔" عمروعیار نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم" سردار نے
جواب دیا۔ اسکے بعد اس نے ہوا میں اپنا
ہاتھ لہرایا اور اس کے ہاتھ ہلاتے ہی وہاں

ایک خوبصورت کرسی آگئی۔ کرسی انتہائی خوبصورت
تھی۔

"آپ آرام فرمایئے" سردار نے عمروعیار سے
مخاطب ہوکر کہا اور عمروعیار بڑے شاہانہ انداز
کے ساتھ اس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ چلوسک
ملوسک اس کے سامنے زمین پر بندھے ہوئے
تھے۔

شہنشاہ طلسم ہوشربا افراسیاب اپنے محل میں
موجود تھا کہ ایک کنیز نے اندر داخل ہو
کر کہا۔
"حضور سرحدی محافظوں کے سردار کا پیغام
آیا ہے۔"
"سرحدی محافظوں کا پیغامبر" افراسیاب نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔ "بلاؤ" کنیز سلام کرکے باہر
نکل گئی۔
چند لمحوں بعد ایک جادوگر اندر داخل ہوا
اس نے پہلے افراسیاب کے سامنے سجدہ کیا پھر

اس نے ایک کاغذ افراسیاب کی طرف بڑھا دیا
افراسیاب نے کاغذ پڑھا تو حیرت کے مارے
تخت سے نیچے اتر آیا۔
"بادشاہ جادوگر آیا ہے بادشاہ جادوگر جس
کے پاس جابری جادوگر کی کھوپڑی ہے بادشاہ
جادوگر جو سامری کے بعد دنیا کا سب سے
بڑا جادوگر" وہ حیرت کے مارے بڑبڑایا۔ پھر
اس نے قاصد سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جاؤ اور سردار سے کہو کہ بادشاہ جادوگر
کو عزت و احترام سے طلسم ہوشربا میں لے آئے"
پیغامبر نے سلام کیا اور پھر تیزی سے باہر
نکل گیا اس کے باہر جاتے ہی افراسیاب
نے زور سے تالی بجائی ایک کنیز اندر
داخل ہوئی۔
"وزیر اعظم کو بلاؤ" افراسیاب نے اسے حکم
دیتے ہوئے کہا۔ کنیز واپس چلی گئی۔
تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم اندر داخل ہوا۔
افراسیاب نے وہ کاغذ اسے پکڑا دیا۔ اس
نے جب کاغذ پڑھا تو وہ بھی بے حد

حیران ہوا۔

"بادشاہ جادوگر"۔ وزیر اعظم نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں بادشاہ جادوگر آیا ہے وہ پہلی بار اپنے محل سے نکلا ہے اور پہلی بار طلسم ہوشربا میں آرہا ہے۔ اس کا زبردست استقبال ہونا چاہیئے" افراسیاب نے کہا۔

"ہاں حضور سامری کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جادوگر ہے اس کا خوش ہونا ہماری سلامتی کے لئے ضروری ہے میرے خیال میں آپ کو اس کے استقبال کے لئے سرحد پر خود جانا چاہیئے" وزیر اعظم نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے"۔ افراسیاب نے کہا اور پھر اس نے شاہی قاصد کو بلانے کا حکم دیا۔ شاہی قاصد کے آنے پر اس نے اسے پیغام دے کر سرحد پر بھیج دیا کہ وہ خود بادشاہ جادوگر کا استقبال کرنے سرحد پر آرہا ہے شاہی قاصد کے جانے کے بعد افراسیاب نے وزیر اعظم سے کہا:

"تم طلسم ہوشربا میں بادشاہ جادوگر کے آنے کا اعلان کر دو اور حکم دے دو کہ بادشاہ جادوگر کا شایان شان استقبال کیا جائے۔"

"بہتر حضور عالی" وزیر اعظم نے جواب دیا اور پھر وہ سلام کر کے باہر نکل گیا۔

"بادشاہ جادوگر کیوں آرہا ہے کیا وہ مجھ سے ناراض ہے یا خوش اگر وہ مجھ سے ناراض ہوا تو وہ مجھے طلسم ہوشربا کی بادشاہت سے ہٹا دیگا۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ وہ مجھ سے خوش ہے یا ناراض، اگر ناراض ہے تو اسے خوش کیسے کیا جا سکتا ہے" افراسیاب وزیر اعظم کے جانے کے بعد کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچنے لگا آخر اس نے سوچا کہ جانے سے پہلے بادشاہ جادوگر کے متعلق کتاب سامری سے معلوم کیا جائے۔ چنانچہ یہ فیصلہ کر کے وہ تیزی سے کمرے سے نکلا اور مختلف برآمدوں سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے دروازے کے سامنے رک گیا اس نے ہاتھ اٹھا کر کوئی

منتر پڑھا تو دروازہ کھل گیا اور افراسیاب
اندر داخل ہوگیا۔
یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے اندر
سونے کی میز پر سنہرے رنگ کی ایک بڑی
سی کتاب پڑی تھی کتاب کے اوپر بندر
کی کھوپڑی پڑی ہوئی تھی۔
"خوش آمدید افراسیاب کیوں آئے ہو۔ افراسیاب
کے اندر داخل ہوتے ہی بندر کی کھوپڑی سے
آواز نکلی۔
"میں سامری کی کتاب سے ایک بات معلوم
کرنا چاہتا ہوں اجازت دو" افراسیاب نے
جھک کر کھوپڑی کو سلام کرتے ہوئے کہا۔
"اجازت ہے" کھوپڑی نے جواب دیا۔ اور پھر
وہ کھوپڑی غائب ہو گئی
افراسیاب نے بڑے ادب سے کتاب کو سلام
کیا اور پھر کہنے لگا۔
"سامری کی کتاب مجھے بتلاؤ کہ بادشاہ جادوگر
طلسم ہوشربا میں کیوں آیا ہے کیا وہ مجھ
سے خوش ہے یا ناراض اگر ناراض ہے تو

میں اسے خوش کیسے کر سکتا ہوں"
اس نے جیسے ہی بات مکمل کی کتاب خودبخود
کھل گئی اس کے سنہرے صفحوں پر ایک تحریر
ابھر آئی اور افراسیاب جھک کر اسے پڑھنے
لگا اس میں لکھا ہوا تھا۔
"افراسیاب آنے والا جادوگر بادشاہ جادوگر نہیں
بلکہ عیاروں کا عیار عمروعیار ہے۔ اس نے
بادشاہ جادوگر کا بہروپ بھر رکھا ہے اس
کے ساتھ جو دو بچے ہیں جو بے حد خطرناک
ہیں یہ سب تمہارے گلے سے وہ ہار اتارنا
چاہتے ہیں جس میں سامری موتی موجود ہے
تم ان سب کو جاکر گرفتار کر لو اور انہیں
سامری کے بت کی بھینٹ چڑھا دو"
کتاب کی تحریر پڑھ کر افراسیاب کی
آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اس
کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ بادشاہ جادوگر
کے بہروپ میں عمروعیار ہوگا۔ چند لمحے تو وہ
حیرت کے مارے بت بنا رہا۔ پھر جیسے ہی
وہ سنبھلا غصے کی شدت سے اس کا رنگ

سیاہ پڑ گیا وہ کتاب کو سلام کر کے بڑی تیزی
تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر
نکل کر بھاگتا ہوا اپنے خاص کمرے میں پہنچا
اس نے فوری طور پر وزیر اعظم کو بلانے کا
حکم دیا۔ وزیر اعظم کے آتے ہی اس نے
تمام بات جب اسے بتلائی تو وزیر اعظم بھی
حیرت کی شدت سے بیہوش ہوتے ہوتے
بچا۔

"آپ نے بہت اچھا کیا کہ سامری کتاب
سے معلوم کرلیا ورنہ اس بار عمرو عیار ہمیں
زبردست دھوکہ دے جاتا مگر اب اسے بچ
کر نہیں جانا چاہیئے اسے وہیں سرحد پر
ہی جلا کر راکھ کر دیا جائے۔" وزیر اعظم
کو بھی غصہ آگیا۔

"نہیں میں اسے پکڑ کر لے آؤنگا اور ان
تینوں عیاروں کو سامری کے بت کی بھینٹ
چڑھاؤنگا جیسا کہ کتاب میں مجھے حکم دیا
گیا" افراسیاب نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور
پھر اس نے وزیر اعظم کو حکم دیا کہ دس

ہزار ساحروں کی فوج کو تیاری کا حکم دے
وہ ابھی سرحد پر جائے گا۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد افراسیاب وزیر اعظم اور
دس ہزار ساحر ہوا میں اڑ کر سرحد کی
طرف جانے لگے۔

سرحد کے قریب پہنچکر انہوں نے دیکھا کہ
ایک کرسی پر بادشاہ جادوگر بڑے غرور سے
بیٹھا ہے اور دو آدمی جنہوں نے عجیب و غریب
لباس پہنا ہوا تھا اس کے سامنے بندھے
ہوئے پڑے تھے۔ وہ سب اس تخت کے
سامنے جا کر اتر گئے۔

"آؤ افراسیاب جادوگر ہم تمہارا انتظار کر
رہے تھے" عمرو عیار نے بڑے شاہانہ انداز میں
افراسیاب سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں آگیا ہوں" افراسیاب نے آگے بڑھتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمرو عیار
تخت سے نیچے اتر کر اس سے ہاتھ ملاتا
افراسیاب نے اپنا ہاتھ اچانک ہوا میں لہرایا
اس کے ہاتھ سے بجلی کی لہریں نکلیں اور

پھر وہ لہریں عمرو عیار سے چمٹ گئیں۔ دوسرے لمحے وہاں بادشاہ جادوگر کی بجائے عمرو عیار اصلی حلیے میں بیٹھا تھا۔ اس کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اور وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اپنے آپ کو دیکھ رہا تھا۔

"تم ہمیں بیوقوف سمجھتے تھے عمرو عیار جو بادشاہ جادوگر کا روپ دھار کر یہاں آپہنچے اب تم بےبس ہو چکے ہو۔ اب میں تم تینوں کو سامری بت کی بھینٹ چڑھاؤں گا۔" افراسیاب نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

پھر اس کے اشارے پر جادوگروں نے ان تینوں کو زبردستی پکڑ کر ایک بڑے سے جال میں بند کر دیا۔ ریشمی ڈوریوں سے بنے ہوئے تھے۔ جال نے ان تینوں کو فوراً جکڑ لیا۔

"اب یہ کہیں نہیں بھاگ سکتے۔" افراسیاب نے ایک اور قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"چلو اس جال کو سیدھے سامری بت کے پاس لے چلو۔ میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔" اور وہاں جاتے ہی ان تینوں کو ذبح

کر دونگا" افراسیاب نے کہا اور جادوگروں نے جال اٹھایا اور سب واپس چل دیئے۔

عمرو عیار کی وجہ سے چلوسک ملوسک بھی پھنس گئے تھے اب انہیں موت سامنے نظر آ رہی تھی۔ چونکہ وہ پہلے سے ہی بندھے ہوئے تھے اس لئے ہاتھ پیر بھی نہیں ہلا سکتے تھے تاکہ اپنی آزادی کے لئے کچھ کرتے وہ بےبس ہو کر رہ گئے تھے۔ اور جادوگر انہیں تیزی سے موت کی طرف لے اڑے چلے جا رہے تھے۔

ختم شد

چلوسک ملوسک کا نیا شاہکار ناول

چلوسک ملوسک طلسم ہوشربا میں

مصنف: — مظہر کلیم ایم اے

- چلوسک ملوسک اور عمرو عیار کو جال میں بند کر کے ان پر کلہاڑوں سے وار کیے گئے — بیکرت
- طلسم ہوشربا کے شہنشاہ افراسیاب نے چلوسک ملوسک کو ننھے منے خرگوشوں میں تبدیل کر دیا۔ ان کے پستول ان کے سامنے پڑے تھے لیکن وہ انہیں اٹھا نہیں سکتے تھے۔
- طلسم ہوشربا میں چلوسک ملوسک عمرو عیار سے علیحدہ ہو گئے۔

کیا عمرو عیار افراسیاب کے گلے میں موجود ہار اتارنے میں کامیاب ہو سکا۔

شائع ہو گیا ہے۔ اپنے قریبی بکسٹال یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیں۔

انتہائی خوبصورت سرورق

ناشران: یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

پراسرار طاقتوں کے مالک چھن چھنگلو کا حیرت انگیز کارنامہ

چھن چھنگلو اور مکار بڑھیا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ایک ایسی مکار بڑھیا جس نے پورے علاقے میں دہشت پھیلا رکھی تھی۔
اسی مکار بڑھیا کا دوست ایک انتہائی ظالم اور خوفناک جن تھا۔
چھن چھنگلو کی مکار بڑھیا اور ظالم جن کے خلاف زبردست جنگ۔
ظالم جن نے چھن چھنگلو کو بے بس اور پنگلو بندر کی گردن مروڑ دی۔
کیا پنگلو زندہ بچ سکا؟

○ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز ناول

○ اپنے قریبی بکسٹال یا براہ راست ہم سے طلب فرمائیے

◎ قیمت -/4 روپے

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز۔ پاک گیٹ ملتان